www.ShianeAli.com

۱۲
پھوپھی کے ساتھ سکینہ نے بھی کیا مجرا — کہا بتاؤ تو بی بی مجھے برائے خدا
مزار پر جو بھائی ہے مسند زیبا — نکل کے قبر سے بیٹھیں کے کیا مرے بابا
کہا پھوپھی نے ترا پوچھنا رُلاتا ہے
بھلا یوں قبر میں بھی جا کے کوئی آتا ہے

۱۳
لپٹ کے قبر سے آواز دی دُہائی ہے — اِک اربعین سے بہن بھائی میں جدائی ہے
حسینؑ بھائی بہن کی بھوکی پیاسی آئی ہے — امیدوارِ ضیافت یہ اماں جائی ہے
نہ فرش ہے نہ مکاں ہے نہ دانہ پانی ہے
سخی کے لال یہی میری میہمانی ہے

۱۴
نکالو ہاتھ لحد سے گلے لگا لو مجھے — وطن نہ جاؤں گی میں قبر میں بلا لو مجھے
برہنہ سر ہوں بزیر کفن چھپا لو مجھے — اخی بلا میں گرفتار ہوں نکالو مجھے
تمہیں سکینہ کی خاطر سے رو نہیں سکتی
یتیم پروری اب مجھ سے ہو نہیں سکتی

۱۵
سنو حسینؑ سنو تم سے میرے سوال ہیں دو — جو بھیجتے ہو وطن کو تو تم بھی ساتھ چلو
نہیں تو زیرِ قدم اپنے اے شہ خوشخو — زمینِ خاکِ شفا اک لحد کی خاطر دو
لحد کے سائے میں میرا کہیں ٹھکانا ہو
تمہاری پائینتی ہو اور مرا سرہانا ہو

مرثیہ نمبر ۴۳/۲

۱
جب اربعین کو آئے حرم قتل گاہ میں — تاریک آسمان و زمین تھی نگاہ میں
پنہاں تھے شکلِ کعبہ لباسِ سیاہ میں — گیسو کھلے تھے سوگ شہیدِ الٰہ میں
روئیں جو شاہزادیاں منہ ڈھانپ ڈھانپ کے
لاشِ حسینؑ رہ گئی لب کانپ کانپ کے

Presented by www.ziaraat.com

۲

یوں خاک پر پڑا تھا مرقع بتولؑ کا
بے گور و کفن تھے شہیدانِ کربلا
اعضا جدا تھے لاش کے اور دست و پا جدا
کوئی کسی کی لاش پہ جز بیکسی نہ تھا
افتادہ خاک پر تھا سلیمانِ فاطمہؑ
پر جبرئیل کا تھا نہ دامانِ فاطمہؑ

۳

یوں پہلوئے حسینؑ میں تھا لاشۂ صغیر
وقتِ قضا ملا تھا جو اس کو نہ آب و شیر
باچھوں میں دودھ لب پہ انگوٹھا گلے میں تیر
کھولے ہوئے دہن تھا وہ رشکِ مہِ منیر
ننھا سا کرتا تن میں لہو سے بھرا ہوا
اک ہاتھ تھا حسینؑ کا اس پر دھرا ہوا

۴

اکبرؑ تھے یوں قریبِ شہنشاہِ نیک ذات
اٹھارہویں برس میں زمانے سے کی وفات
ٹکڑے بدن کلیجہ میں برچھی جگر پہ ہاتھ
نیزہ کا پھل ملا ثمرِ گلشنِ حیات
فرزند پاس تھے پسرِ بوترابؑ کے
دو چاند پہلوؤں میں تھے اک آفتاب کے

۵

دولھا کی لاش اکبرؑ مظلوم کے قریں
کنگنا کہیں تھا سہرا کہیں جوڑا تھا کہیں
سعدینِ آسمان کا قِراں تھا سرِ زمیں
ناشاد و نامراد پُر ارماں و دل حزیں
سہرے کے پھول یوں تھے تنِ زخم دار پر
جس طرح کوئی پھول چڑھائے مزار پر

۶

ناگاہ کی نگاہ حرم نے سوئے فرات
سینہ پہ مشک لاش کے پہلو میں دونوں ہات
دیکھا پڑا ہے لاشۂ عباسؑ نیک ذات
ہر دم دہانِ زخم سے کہتا ہے وہ یہ بات
سینہ پہ اب تلک ہے نشانی سکینہؑ کی
پروا دریغ تشنہ دہانی سکینہؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۷
جس دم یہ حالِ گنجِ شہیداں نظر پڑا
چادر سے پونچھا سوکھا ہوا دودھ باچھوں کا
بانو نے لاشۂ علی اصغرؑ اٹھا لیا
مردے کے منہ کے بوسے لیئے اور یہ کہا
تم سے بچھڑ کے میں رہی فریاد و آہ میں
اصغرؑ کہو ڈرے تو نہیں قتل گاہ میں

۸
عابدؑ پدر کی لاش پہ ہونے لگے نثار
بولے کیا ہو لاشۂ اکبرؑ سے ہم کنار
پونچھا عبا سے باپ کے زخموں کا سب غبار
اصغرؑ کو پیار کر چکے فرماؤ مجھ کو پیار
فرمائیے غلام تمہارا نہیں ہوں میں
پیارے یہ دونوں بیٹے ہیں پیارا نہیں ہوں میں

۹
دیکھیں تو آپ حال ہے کیا اس مریض کا
شانوں میں ریسماں کے ہیں نیل جا بجا
تن میں بخار سینے میں ہیں داغِ اقربا
اور زخم تازیانوں کے ہیں پشت پر جدا
ممکن نہیں علاج دلِ بے قرار کا
اور اس پہ غم فراق شہ نامدار کا

۱۰
سجادؑ کا یہ نوحہ تھا زینب کی یہ فغاں
پہلو تمہارا چھوڑ کے جائے بہن کہاں
اک قبر کی جگہ دو بہن کو بھی بھائی جان
سب سے حجاب ہوگا مدینہ کے درمیان
زینبؑ عزیز مُردہ کسے منہ دکھائے گی
سوئے وطن نہ جائے گی زینبؑ نہ جائے گی

۱۱
سیدانیاں جو لاشوں پہ روئیں جدا جدا
رن سے بنی اسد کا جو قریہ قریب تھا
کوسوں تلک لرز گیا میدانِ کربلا
سن کر یہ شور رونے کا اک اک نے کہا
مقتل میں داخلہ ہوا ناموسِ شاہ کا
چہلم ہے آج سبطِ رسالت پناہ کا

Presented by www.ziaraat.com

۱۲
یاں قصدِ دفن شاہ جو سجاد نے کیا
کہنے لگی جو قبرِ شہنشاہِ کربلا
زخموں سے پہلے نیزہ و پیکاں کئے جدا
اک لوح نکلی اس پہ یہ مضمون تھا لکھا

زہرا کی گیسوؤں پہ پڑی ماں کی خاک ہے
ابن ابو تراب کی یہ قبرِ پاک ہے

۱۳
نزدیک قبر لائے جو لاشے شہِ زماں
دو ہاتھ ناگہاں ہوئے اس قبر سے عیاں
پائینِ قبر زینبِ بیکس نے کی فغاں
سجاد روئے اور یہ حرم سے کیا بیاں

بابا سے پیار دیکھنا خیر الانام کے
یہ ہاتھ میں رسول علیہ السلام کے

۱۴
پھر آئی اس مزار سے عابد کو یہ ندا
رکھ دے ہمارے ہاتھوں پہ لاشہ حسین کا
اے نائبِ حسین فدا تجھ پہ مصطفیٰ
لاشہ نبی کے ہاتھوں پہ عابد نے رکھ دیا

پھر عرض یہ نبی سے بجانِ ملول کی
لو نانا جان لو یہ امانت بتول کی

۱۵
اس وقت جبرئیل امیں بھی تھے نوحہ گر
حاضر تھے انبیائے سلف سب برہنہ سر
کھولے ہوئے پروں کو کھڑے تھے مزار پر
ہمراہ ان کے فوجِ ملک تھی کشادہ پر

سمجھا رہے تھے حیدرِ صفدر بتول کو
پرسا ہر ایک دیتا تھا رو کر رسول کو

۱۶
حاضر تھی روحِ فاطمہ جو قبر کے قریں
زہرا کے نازنیں سے خبردار اے زمیں
رو کر زبانِ حال سے بولی وہ دل حزیں
اعضا ہیں چاک چاک اذیّت نہ ہو کہیں

اب حشر تک ہوئی تری مہمان فاطمہ
اے قبر تیری جائے قربان فاطمہ

مرثیہ نمبر ۷۵

Presented by www.ziaraat.com